روزنامہ سالار بنگلورو
SALAR DAILY BENGALURU
Published Simultaneously from Bengaluru, Hubballi & Kalaburagi
dailysalarbangalore@gmail.com
www.dailysalar.com Estd:1964
30-03-2021 قیمت: 4-00 صفحات: 8

مولانا وحیدالدین خان

# ابتدائی منصوبہ پر نظرِ ثانی

موجودہ دنیا میں کوئی آدمی پیشگی طور پر بالکل درست منصوبہ نہیں بنا سکتا۔ جب آدمی کسی عمل کو شروع کرتا ہے تو بعد کو ایسے حالات پیش آتے ہیں، جو تقاضا کرتے ہیں کہ اپنے عمل کو نتیجہ خیز بنانے کیلئے اپنے عمل کی ری پلاننگ کی جائے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے حکیمانہ طریقے کا ایک جزء یہ بھی تھا۔ آپ ہمیشہ اس کیلئے تیار رہتے تھے کہ اگر ابتدائی منصوبہ میں کوئی کمی نظر آئے تو دوبارہ زیادہ قابل عمل انداز میں نیا منصوبہ بنایا جائے۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں 610 عیسوی میں اپنا مشن شروع کیا۔ اس وقت کے مکہ میں آپ کے مشن کیلئے موافق ماحول موجود نہ تھا۔ چناں چہ وہاں کے لوگوں کی اکثریت آپ کے خلاف ہوگئی۔ آپ کے راستے میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالنے لگے۔ اس وقت آپ نے اپنے دو ساتھیوں کو مدینہ بھیجا۔ تاکہ وہ اندازہ کریں کہ کیا مدینہ کے حالات مکہ کے مقابلے میں آپ کیلئے زیادہ موافق ہیں۔ یہ دونوں صاحبان مدینہ جاکر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سناتے تھے۔ اس لیے ان کو مقری کہا جاتا تھا۔

مدینہ کے لوگ برعکس طور پر کسی رکاوٹ کے بغیر اسلام قبول کرنے لگے۔ بیعت عقبہ اولی اور بیعت عقبہ ثانیہ کا واقعہ اسی زمانے میں پیش آیا۔ مدینہ کے بارے میں اس مثبت تجربے کے بعد نبوت کے تیرھویں سال آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے جائیں، اور از سر نو اپنے مشن کا آغاز کریں۔ اسی کا نام ری پلاننگ (replanning) ہے، اور ری پلاننگ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار کا ایک اہم جزء ہے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ نہ تھا کہ اپنے عمل کا کوئی نتیجہ نکلے یا نہ نکلے بدستور اپنے عمل کو جاری رکھیں، اور جو لوگ بے نتیجہ کام میں مارے جائیں، ان کو شہید کا لقب دے کر اس بے نتیجہ کام کو گلوریفائی (glorify) کریں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت ری پلاننگ ہے۔ پہلا منصوبہ اگر بے نتیجہ ثابت ہو تو اس کے بعد بھی اس منصوبے کو بدستور جاری رکھنا، وہ مکمل طور پر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پالیسی کے خلاف تھا۔

---

میں تیار کی جاتی ہے اور اس میں پچھلے ایک دہے میں پیش آنے والے واقعات کو نظر میں رکھا جاتا ہے، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پوری دنیا میں مجموعی طور پر جمہوری نظام کمزور ہوا ہے، بھارتیہ جنتا پارٹی کسی مطلق العنان جمہوریت میں حکومت کرنے والی جماعت کے مماثل بن گئی ہے۔

سویڈن کے نائب وزیر خارجہ رابرٹ رٹبرگ کی موجودگی میں یہ رپورٹ جاری کی گئی۔ گذشتہ سال ہندوستان کی درجہ بندی ''انتہائی غیر یقینی'' کی حیثیت سے کی گئی تھی، لیکن ادارہ نے کہا کہ اب مزید بہتر ڈاٹا کے ساتھ ہندوستان کی درجہ بندی مطلق العنان یا شخصی نظام حکومت کی حیثیت سے کی گئی ہے، مودی کے وزیر اعظم بننے کے بعد سنسر شپ کی کوششیں معمول بن گئی ہیں۔

یہ ہے سویڈن کے انسٹی ٹیوٹ کی ڈیموکریسی رپورٹ، اگر چہ اس رپورٹ کو بھارتی حکومت نے سختی کے ساتھ مسترد کر دیا تھا، اور الزام لگایا تھا کہ اس طرح کی رپورٹ مفادات حاصلہ کے گروپس ملک کے خلاف اس طرح کا پروپگنڈہ کر رہے ہیں، لیکن یہ سوال یہ ہے کہ کیا حقیقت کو جھٹلا دینے سے مسئلہ حل ہو جائیگا؟ ملک کی جو ابتر اور نازک صورتحال ہے اس کو ختم کرنے کیلئے کیا کوششیں کی جارہی ہیں؟ دنیا کو یہ تو بتانا ہوگا یا صرف انکار کر دینے اور کمیوں وخامیوں کا اعتراف نہ کرنے سے نہ دنیا کو مطمئن کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی دیش کو، اوپر کی ان دونوں رپورٹس کو غور سے پڑھئے اور سوچئے کہ آخر ہمارا ملک کہاں جارہا ہے؟ اس کا حل کیا ہے؟ اور اسکا علاج کیا ہے؟ اور ہم آپ اس کیلئے کیا کر رہے ہیں؟ ابھی وقت ہے پھر شاید وقت نہ ملے۔ (مضمون نگار کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)